الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
چالیس
ارشاداتِ امامِ ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مرتبہ
مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری رضوی اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ناشر
بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
لاہور ــــــ پاکستان

سلسلۂ مطبوعات (۲۰)

حضرت امام ربانی قیّم دورانی قطب ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی
مجدّد الف ثانی قدس سرّہٗ السبحانی کے عقائد و فرامین حقّانی
مُسمّیٰ بنام تاریخی

چالیس ۴۰

ارشاداتِ امامِ ربّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۵۶ھ

مُرتّبہ

مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ سیّد ابوالبرکات سیّد احمد شاہ قادری رضوی اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بزمِ عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیک وسلّم

لاہور — پاکستان

سلسلہ اشاعت نمبر ۲۰

نام کتاب ـــــــــــ چالیس ارشادات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرتبہ ـــــــــــ علامہ سید ابو البرکات سید احمد شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

صفحات ـــــــــــ ۱۶

تعداد ـــــــــــ ۱۰۰۰

اشاعت ـــــــــــ شعبان ۱۴۱۰ھ

ہدیہ ـــــــــــ دعائے خیر بحق معاونین واراکین

پرنٹرز ـــــــــــ الامان پریس اردو بازار لاہور

ملنے کا پتہ

بزمِ عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکان نمبر ۲۵ گلی نمبر ۳۲ زبیر سٹریٹ

ـــــــ فلیمنگ روڈ لاہور ـــــــ

پوسٹ کوڈ ...۵۴

بیرونجات کے حضرات دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

پیش لفظ

حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز (المتوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کی ذاتِ بابرکات برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لیے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ان بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین میں سے ہیں جو کہ بے مذہبی اور بے دینی کے سیلاب کے آگے آہنی دیوار ثابت ہوئے آپ کے تجدیدی کارنامے آپ کے مکتوبات شریف اور دیگر تصانیف سے عیاں ہیں۔ آپ کے مکتوبات نہ صرف اس وقت مسلمانوں کو راہِ حق دکھاتے رہے بلکہ وہ آج بھی مشعلِ راہ کا کام دے رہے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر علامہ علاؤالدین صدیقی اِن مکتوبات کے بارے میں اپنے خیالات یوں بیان کرتے ہیں۔

"شیخ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات و مکتوبات مشتاقانِ حقیقت کے لیے ایک بے بہا ذخیرہ ہیں۔ گم گشتگانِ راہِ ہدایت کے لیے وسیلۂ ہدایت اور سرچشمۂ بصیرت ہیں۔" (تعلیمات مجددیہ، مطبوعہ لاہور، ص ۱۹)

حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی کے مکتوبات میں ہر دور اور ہر وقت کے لیے مناسب ہدایات موجود ہیں۔ اِن کی حیثیت غیر متنازعہ اور مسلمہ ہے۔ آج کل کے بعض نوپید اور گمراہ فرقے بھی اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ ہم اپنے خود ساختہ عقائد کو مکتوبات سے ہم آہنگ کر دکھائیں چاہے اس کے لیے اِن لوگوں کو کتنی ہی تحریری بددیانتی اور افراط و تفریط سے کام لینا پڑے۔ (جو کہ ان گمراہ گردوں کا پرانا وطیرہ ہے) چنانچہ وقت کی ایک اہم ضرورت سمجھتے ہوئے اراکینِ بزم

نے مناسب سمجھا کہ آپ کے مکتوبات سے چیدہ چیدہ اقتباسات مسلمانوں کے سامنے پیش کیے جائیں، تاکہ وہ اس کے مطابق اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کر سکیں۔ اور نئے نئے جال پھیلانے والوں سے اپنا دامن محفوظ رکھ سکیں۔ اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔

۱

پیغمبرِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے اکہتّر فرقے ہو گئے تھے جو سوائے ایک کے سب جہنّمی تھے اور عنقریب میری اُمت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی، سوائے ایک ناجی گروہ کے باقی سب فرقے جہنّمی ہوں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم وُہ ناجی گروہ (نجات پانے والی جماعت) کن لوگوں پر مشتمل ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ وُہ گروہ اُن لوگوں کا ہوگا جو میری اور میرے صحابہ کی راہ پر چلیں گے۔ اُس ایک نجات پانے والے فرقے کا نام اہلِ سُنّت و جماعت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی متابعت اور آپ کے صحابہ کرام علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات کی پیروی کا التزام کرتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں اہلِ سُنّت و جماعت کے عقائد پر قائم رکھ، اسی پر ہمیں موت آئے اور اُن کے ساتھ ہی ہمیں اُٹھانا۔

(مکتوباتِ امامِ ربانی، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مطبوعہ لاہور ص ۵۶، ۵۷)

جو علوم و مطالب کتاب و سنّت سے مستفاد ہیں، اُن میں سے وہی بات معتبر ہیں جو عُلمائے اہلسنت نے کتاب و سُنّت سے اخذ کیں اور سمجھی ہیں۔ ورنہ یوں تو ہر مخالف اہلِ سنّت اور گمراہ اپنے عقائد فاسدہ کو قرآن و حدیث ہی سے اخذ کرتا ہے لیکن اُن کے سمجھے ہوئے مفہوم و مطالب ناقابلِ اعتبار ہیں۔

(مکتوباتِ امامِ ربانی، دفتر اوّل، حصہ دوم ص ۹۴)

(۳)

نجاتِ آخرت کا حاصل ہونا صرف اسی پر موقوف ہے کہ تمام افعال و اقوال واصول و فروع میں اہلسنّت و جماعت کثّرہم اللہ تعالیٰ کا اتباع کیا جائے اور صرف یہی ایک فرقہ جنتی ہے۔ اہلسنّت وجماعت کے سوا جس قدر فرقے ہیں سب جہنمی ہیں۔ آج اس بات کو کوئی جانے یا نہ جانے لیکن قیامت کے دن ہر ایک شخص اس بات کو جان لے گا۔ مگر اس وقت کا جاننا کچھ نفع نہ دے گا۔

(مکتوبات ٦٩، جلد اوّل، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ص ۸٦)

(۴)

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کو نقص کی تمام صفات اور کمی کی تمام نشانیوں سے منزّہ اور مبرّا سمجھنا چاہیئے۔

(مکتوبات امام ربّانی، دفتر سوم حصہ ہشتم، ص - ۱۸)

(۵)

اہلِ ایمان کا اللہ تعالیٰ کو بہشت میں بے جہت، بے مقابلہ، بے کیف اور بے احاطہ کے دیکھنا برحق ہے ہم اِس اُخروی رویت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کی کیفیت کے پیچھے نہیں پڑتے۔ رویت باری تعالیٰ کا عقیدہ شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ اِس جہان فانی والوں پر اس کی حقیقت ظاہر نہیں فرمائی گئی اور ایمان کے بغیر اُن کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا بھی نہیں۔ فلاسفہ، معتزلہ اور سارے جدید فرقوں پر افسوس ہے کہ حرماں نصیبی اور کور چشمی سے اُخروی رویت کا انکار کر دیتے ہیں اور غائب کو موجود پر قیاس کر کے ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، حصہ ہفتم، ص ۴٦، ۴۷)

۶

جاننا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش دُوسرے انسانوں کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ مخلوق میں سے کوئی ایک فرد بھی تخلیق میں آپ سے مناسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسمِ عنصری رکھنے کے باوجود اللہ کے نُور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خُود فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے نُور سے پیدا فرمایا ہے۔ دُوسروں کو یہ سعادت میسّر نہیں۔

(مکتُوبات امام ربانی، دفتر دوم، حصّہ ہم ص ۹۱)

۷

جن دل کے اندھوں نے جناب محمّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور آپ کو دُوسرے انسانوں کی طرح تصوّر کیا، آخر کار وہ آپ کے مُنکر ہو گئے۔ لیکن جن خُوش نصیب حضرات نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسُولِ خُدا اور رحمۃ اللعالمین ہونے کی جانب سے دیکھا تو انہیں آپ تمام انسانوں سے ممتاز نظر آئے اور ایسے لوگ دولتِ ایمان سے مشرف ہو کر نجات پانے والوں میں سے ہو گئے۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، حصّہ ہشتم، ص ۱۸۰)۔

۸

عالم امکان میں جس قدر بھی دقتِ نظر (باریک بینی) سے دیکھا جاتا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بزمِ امکان سے بالاتر ہیں اسی لیے اِن کا سایہ نہ تھا اور چونکہ عالم شہادت میں کسی شخص کا سایہ نہ تھا اور چونکہ عالم شہادت میں کسی شخص کا سایہ اس شخص سے زیادہ لطیف ہے اور جب آپ سے لطیف کوئی چیز عالم میں نہ ہو گی تو آپ کے سایہ کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

(دفتر سوم مکتوب ۱۰۰)

(۹)

حدیث: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا، جو تحریر فرمائی ہے اس دوام آگاہی کا اشارہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس بات کی خبر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اور اپنی اُمت کے حالات سے کسی وقت بھی بے خبر بھی نہیں ہیں، اسی لیے تو نیند آپ کے حق میں ناقض وضو نہ تھی۔ چونکہ نبی نگران کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اس لیے اُمت کی محافظت سے کسی وقت بھی غافل رہنا اس کے منصبِ نبوت کے شایان نہیں۔

(دفتر اوّل حصہ دوم، ص ۱۱۰)

(۱۰)

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا۔ یا محمد انا و انت و ما سواك خلقت لاجلك یعنی اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہوں اور تو ہے اور تیرے سوا جو کچھ ہے سب کو میں نے تیرے ہی لیے پیدا کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اللّٰھم انت و ما انا و ما سواك تركت لاجلك یعنی اے اللہ تو ہی ہے اور میں نہیں ہوں اور تیرے سوا جو کچھ ہے سب کو میں نے تیرے لیے چھوڑ دیا۔

(جلد دوم مکتوب، صفحہ ۱۸)۔

(۱۱)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا۔ لَولَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَولَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ۔ یعنی اے محبوب اکرم تم کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اگر تمہارا

پیدا کرنا مجھے مقصود نہ ہوتا۔ تو میں اپنا ربّ ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

(جلد سوم مکتوب ۱۲۳ صفحہ ۲۳۲)

(۱۲)

مجلس میلاد شریف میں اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف اور صحابہ کرام و اہل بیت عظام و اولیائے اعلام رضی اللہ عنہم المنعام کی منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ ناجائز بات تو یہ ہے کہ قرآن عظیم کے حروف میں تغیر و تحریف کر دی جائے۔ اور قصیدے پڑھنے میں راگنی اور موسیقی کے قواعد کی رعایت و پابندی کی جائے اور تالیاں بجائی جائیں۔ جس مجلس میلاد مبارک میں یہ ناجائز باتیں نہ ہوں۔ اس کے ناجائز ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ ہاں جب تک راگنی اور تال سُر کے ساتھ گانے اور تالیاں بجانے کا دروازہ بالکل بند نہ کیا جائے گا بوالہوس لوگ باز نہ آئیں گے۔ اگر ان نامشروع باتوں کی ذراسی بھی اجازت دے دی جائے گی تو اس کا نتیجہ بہت ہی خراب نکلے گا۔

(جلد سوم مکتوب نمبر ۷۲، صـ ۱۱۶)

(۱۳)

جو علم غیب اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس پر وہ اپنے خواص رسولوں کو مطلع فرما دیتا ہے۔

(جلد اوّل مکتوب ۳۱۰ صـ ۴۴۶)

(۱۴)

انبیاء و اولیاء کی پاک روحوں کو عرش سے فرش تک ہر جگہ برابر کی نسبت ہوتی ہے۔ کوئی چیز اُن سے نزدیک و دور نہیں۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۸۵ صـ ۳۷۱)

(۱۵)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کرام کے ساتھ محبت کا فرض ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت الی الحق و تبلیغ اسلام کی اُجرت اُمت پر یہی قرار دی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں کے ساتھ محبت کی جائے۔
قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۶۶ ص ۳۲۶)

(۱۶)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نیکی کے ساتھ یاد کرنا چاہیئے، اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی وجہ سے ان کے ساتھ محبت رکھنی چاہیئے۔ اُن کے ساتھ محبت حضور ہی کے ساتھ محبت ہے۔ اُن کے ساتھ عداوت حضور ہی کے ساتھ عداوت ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۲۶ ص ۳۲۶)

(۱۷)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے افضل و اعلیٰ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر ان کے بعد سب سے افضل سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان دونوں باتوں پر اجماعِ اُمت ہے اور چاروں ائمہ مجتہدین امام اعظم ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکثر علمائے اہلِ سُنت کا یہی مذہب ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تمام صحابہ میں سب سے افضل سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر اُنکے

بعد تمام اُمت میں سب سے افضل سیّدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہیں۔
(جلد اوّل مکتوب ۲۶۶ ص ۲۳۳)

(۱۸)

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و سیّدنا طلحہ و سیّدنا زبیر و سیّدنا معاویہ و سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی لڑائیاں ہوئیں۔ اُن سب میں مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حق پر تھے۔ اور یہ حضرات خطا پر۔ لیکن وُہ خطا عنادی نہ تھی بلکہ خطائے اجتہادی تھی۔ مجتہد کو اس کی خطائے اجتہادی پر بھی ایک ثواب ملتا ہے۔ ہم کو تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ محبت رکھنے ان سب کی تعظیم کرنے کا حکم ہے۔ جو کسی صحابی کے ساتھ بغض و عداوت رکھے وُہ بدمذہب ہے۔
(جلد اوّل مکتوب ۲۶۶ ص ۲۳۲)۔

(۱۹)

جو لوگ کلمہ پڑھتے اور اپنے آپ کو مُسلمان کہتے ہیں۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ دُشمنی رکھتے ہیں اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں انکو کافر کہا ہے۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ
(جلد اوّل مکتوب ۵۴ ص ۷۱)

(۲۰)

اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وُہ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔
(جلد دوم مکتوب ۵۸ ص ۱۱۵)

(۲۱)

عارف ایسے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے کہ عرش ہو یا جوہر، آفاق ہوں انفس تمام مخلوقات اور موجودات کے ذرّوں میں سے ہر ایک ذرّہ اس کے لیے غیب الغیب کا دروازہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک ذرّہ بارگاہِ الٰہی کی طرف اُس کے لیے ایک سڑک بن جاتا ہے۔

(جلد سوم مکتوب ۱۱ ص ۲۱۰)

(۲۲)

حضور پرنور سیدنا غوثِ اعظم محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ جو قضا لوحِ محفوظ میں بشکل مبرم لکھی ہوئی ہو۔ اور اس کی تعلیق صرف علمِ خداوندی میں ہو۔ ایسی قضا میں بھی باذن اللہ تصرف فرما سکتے ہیں۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۱۷ ص ۲۲۴)

(۲۳)

حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک سے قیامت تک جتنے اولیاء، ابدال۔ اقطاب، اوتاد۔ نقباء۔ نجباء، غوث یا مجدد ہوں گے۔ سب فیضانِ ولایت و برکاتِ طریقت حاصل کرنے میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محتاج ہونگے۔ بغیر اُن کے واسطے اور وسیلے کے قیامت تک کوئی شخص ولی نہیں ہو سکتا۔

(جلد سوم مکتوب ۱۲۳ ص ۲۴۸)

(۲۴)

مجدد الف ثانی بھی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا نائب ہے۔ جس طرح

سورج کا پرتو پڑنے سے چاند منوّر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجدّد الف ثانی پر بھی تمام فیوض و برکات حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے فائز ہو رہے ہیں۔

(جلد سوم مکتوب ۱۲۳ ص ۲۴۸)

(۲۵)

مقلد کو یہ جائز نہیں کہ اپنے امام کی رائے کے خلاف قرآن و حدیث شریف سے احکامِ شرعیہ خود نکال کر اُن پر عمل کرنے لگے۔ مقلدوں کے لیے یہی ضروری ہے کہ جس امام کی تقلید کر رہے ہیں، اُسی کے مذہب کا مفتیٰ بہ قول معلوم کر کے اُسی پر عمل کریں۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۸۶ ص ۳۷۵)

(۲۶)

محض زبان سے کلمۂ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لیے ہرگز کافی نہیں، تمام ضروریاتِ دین کو سچا ماننے اور کفر و کفّار کے ساتھ نفرت و بیزاری رکھنے سے آدمی مسلمان ہوگا۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۶۶ ص ۳۲۳)

(۲۷)

جو شخص تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرے لیکن کفر و کفّار کے ساتھ نفرت و بیزاری نہ رکھے وہ درحقیقت مرتد ہے۔ اس کا حکم منافق کا حکم ہے۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۶۶ ص ۳۲۵)

جب تک خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلّم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھی جائے اُس وقت تک خدا اور رسول کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی۔ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم۔ یہیں پر یہ کہنا ٹھیک ہے ع

تولّی بے تبرّیٰ نیست ممکن

(جلد اوّل مکتوب ۲۶۶ صـ ۳۲۵)

۲۹

میری نظر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ نفرت و عداوت رکھنے کے برابر اس کو راضی کرنے والا کوئی عمل نہیں۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۶۶ صـ ۳۲۶)

۳۰

جو شخص حرام فعل کو (جس کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہو) اچھّا سمجھے وُہ مُسلمان نہیں رہتا۔ بلکہ مُرتد ہو جاتا ہے۔

(جلد اوّل مکتوب ۲۶۶ صـ ۳۲۵)

۳۱

کفّار و منافقین پر جہاد اور سختی کرنا ضروریاتِ دین سے ہے۔ کافروں منافقوں کی جس قدر عزّت کی جائے گی اسی قدر اسلام کی ذلّت ہو گی۔

(جلد اوّل مکتوب ۱۹۳ صـ ۱۹۳)

۳۲

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم کو جو خلقِ عظیم کے ساتھ موصوف ہیں، کافروں اور منافقوں پر جہاد کرنے اور سختی فرمانے کا حکم دیا۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ تو ثابت ہوا کہ کفّار اور منافقین پر سختی کرنا بھی خلقِ عظیم ہے۔

(جلد اوّل مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۵)

(۳۳)

اسلام کی عزت کفر کی ذلت پر اور مسلمانوں کی عزت کافروں کی ذلت پر موقوف ہے۔ جس نے کافروں کی عزت کی، اس نے مسلمانوں کو ذلیل کیا۔ کافروں اور منافقوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیئے۔

(جلد اوّل مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۵)

(۳۴)

خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ میل جول بہت بڑا گناہ ہے۔ خدا ور سول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی و الفت خدا ور سول کی دشمنی و عداوت تک پہنچا دیتی ہے۔ جل جلالہٗ، وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

(جلد اوّل مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۶)

(۳۵)

ایک شخص اسی گمان میں رہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن نہیں جانتا کہ اس قسم کے برے اعمال (یعنی خدا ور سول کے دشمنوں کے ساتھ دوستانے یارانے) اس کے اسلام و ایمان کو بالکل فنا کر دیتے ہیں۔

(جلد اوّل مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۶)

(۳۶)

اہلِ کفر کے ساتھ بغض و عناد رکھنا دولتِ اسلام کے حاصل ہونے کی علامت ہے۔

(جلد اوّل مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۳)

حضور اقدس علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کمالِ محبت کی علامت یہ ہے کہ حضور کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض رکھیں۔ اور ان کی شریعت کے مخالفوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کریں۔

(جلد اول مکتوب ۱۶۵ ص ۱۶۸)

(۳۸)

محبت کے اندر پالیسی اور چاپلوسی جائز نہیں۔ کیونکہ محب اپنے محبوب کا دیوانہ ہوتا ہے۔ وہ اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ اس کے محبوب کی مخالفت کی جائے۔ وہ اپنے محبوب کے مخالفوں کے ساتھ کسی طرح بھی صلح پسند نہیں کرتا۔

(جلد اول مکتوب ۱۶۵ ص ۱۶۸)

(۳۹)

دو محبتیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہوں ایک قلب میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ کفار کے ساتھ۔ جو خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں دشمن ہونا چاہیئے اور ان کی ذلت و خواری میں کوشش کرنا چاہیئے اور کسی طرح بھی ان کو عزت نہیں دینا چاہیئے۔ اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں آنے نہیں دینا چاہیئے۔ اور ان سے انس و محبت نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ان کے ساتھ سختی و شدت کا طریقہ برتنا چاہیئے۔

(جلد اول مکتوب ۱۶۵ ص ۱۶۶)

(۴۰)

اور جہاں تک ہوسکے کسی بات میں ان کی طرف رجوع نہ کرنا چاہیئے اور اگر بالفرض ان سے کوئی ضرورت پڑ جائے تو جس طرح انسان ناگواری اور مجبوری سے بیت الخلا جاتا ہے اسی طرح ان سے اپنی ضرورت پوری کرنا چاہیئے۔

(جلد اول مکتوب ۱۶۵ ص ۱۶۹)

اپیل

1. فریضۂ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کریں کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
2. فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی طرح دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
3. خوش اخلاقی، حسنِ معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنایئے۔
4. قرض ہر صورت میں ادا کریں کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
5. قرآن کریم کی تلاوت کریں اور اسکے مطالب سمجھنے کے لیے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر ایمان تازہ کریں۔
6. مذہب حق مذہبِ اہلسنّت کی صحیح شناسائی کے لیے مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ اور دیگر علماء اہلسنّت کی تصانیف کا مطالعہ کریں۔
7. ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کریں اور اس میں علماء اہلسنّت کا لٹریچر ذخیرہ کریں۔ کہ تبلیغ دین کا بہترین ذریعہ ہے۔
8. انجمن طلباء اسلام (**ATI**) کی ہر ممکن امداد اور سرپرستی کریں۔
9. دینی مجالس میں حتی الوسع شرکت کریں اور بد مذہبوں سے ہر ممکن دور رہیں۔
10. اہلسنّت کا لٹریچر شائع کرنیوالے اداروں سے بھرپور تعاون کریں۔ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ حق کی تبلیغ کا فرض ادا کر سکیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم
بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ
لاہور ــــــ پاکستان